

قرآن میں مکالمے (Dialogue) کا تصور: برل انسائیکلو پیڈیا آف قرآن کی روشنی میں تحقیقی اور تنقیدی جائزہ
Exploring the Concept of Dialogue in the Qur'an: Research and Critical Review in
Light of Brill Encyclopedia of Qur'an

Khalil ur Rehman

PhD Scholar

Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University Islamabad

Dr. Bushra Subhan

Associate Professor

Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University Islamabad

Email: dir.basr@myu.edu.pk

Abstract

The concept of dialogue (مکالمہ) in the Quran is a significant and recurrent feature that plays a central role in conveying divine guidance. Quranic dialogue occurs at various levels, involving communication between Allah and His prophets, between the prophets and their communities, and among individuals themselves. Understanding the role and impact of dialogue in the Quran is crucial to fully comprehending its teachings and their implications for human behavior and spirituality. This research aims to critically analyze the concept of dialogue in the Quran, with a specific focus on the insights provided by the *Brill Encyclopedia of the Quran*. The study seeks to explore the different forms of dialogue presented in the Quran, including the interactions between prophets and their communities, Allah and His prophets, and the portrayal of dialogues in the afterlife. It also examines the significance of these dialogues in shaping moral and social behavior. The methodology employed in this research is qualitative, involving a thorough analysis of Quranic verses and relevant scholarly interpretations, particularly from the *Brill Encyclopedia of the Quran*. The study includes an examination of key Quranic dialogues and their contextual significance, as well as a review of interpretations by classical and contemporary Islamic scholars. The study finds that Quranic dialogues serve as a powerful tool for conveying theological, moral, and social messages. They are not only a means of addressing disputes or explaining religious concepts but also act as a medium for spiritual guidance and personal transformation. The Quran's dialogues, particularly those between prophets and their people, reflect the broader societal dynamics and the challenges of faith and leadership. In conclusion, the concept of dialogue in the Quran is a multifaceted and essential aspect of its communication strategy. It highlights the Quran's role in engaging with diverse audiences, addressing their doubts and concerns, and providing guidance for ethical and spiritual development. The findings underscore the Quran's dynamic and interactive approach to fostering understanding and facilitating personal and communal growth.

Keywords: Dialogue, Brill Encyclopedia of the Qur'an, Research, Critical Review etc.

قرآن مجید انسانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری اور مکمل ہدایت کا ذریعہ ہے۔ یہ کتاب نہ صرف عقیدہ، عبادات اور اخلاقی تعلیمات پر مشتمل ہے بلکہ اس میں انسانوں کے باہمی تعلقات، معاشرتی اصولوں، اور زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ قرآن میں مکالمے (Dialogue) کا تصور ایک نہایت اہم موضوع ہے جو مختلف سطحوں پر انسانوں کے درمیان، اللہ کے ساتھ اور مختلف امتوں و قوموں کے ساتھ قائم کیا گیا ہے۔ قرآن کی یہ خصوصیت اس کی عالمگیریت اور ہمہ گیر ہدایت کو ظاہر کرتی ہے۔ قرآن مجید میں مکالمہ ایک مؤثر اور گہرا طریقہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی ہدایت پہنچائی۔ قرآن میں مکالمہ صرف محض گفتگو یا بات چیت نہیں ہے، بلکہ یہ ایک تربیتی عمل ہے جس کے ذریعے لوگوں کو اللہ کی ہدایت کا راستہ دکھایا گیا ہے۔ قرآن کی اس بات چیت میں وہ تمام خصائص اور عناصر موجود ہیں جو ایک مثالی معاشرتی، اخلاقی اور روحانی گفتگو کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ مکالمہ قرآن میں نہ صرف انسانوں کے درمیان ہدایت و نصیحت کے طور پر سامنے آتا ہے، بلکہ اس میں اللہ اور اس کے پیغمبروں کا پیغام بھی شامل ہوتا ہے، جو مختلف قوموں، اقوام اور افراد تک پہنچتا ہے۔

قرآن مجید میں مکالمے کی مختلف اقسام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان میں سب سے اہم قسم وہ ہے جو اللہ اور اس کے پیغمبروں کے درمیان ہے۔ اللہ نے اپنے پیغمبروں کو مختلف اقوام کے لیے پیغامات بھیجے اور ان کے ذریعے مختلف احکام دیے۔ اس مکالمے میں اللہ نے اپنے پیغامات کو واضح انداز میں پیش کیا تاکہ لوگ اس پر غور کریں اور اپنی زندگیوں میں ان تعلیمات کو نافذ کریں۔ اس مکالمے کا مقصد لوگوں کو ہدایت دینا اور انہیں اللہ کی رضا کی طرف مائل کرنا ہے۔ دوسری قسم کا مکالمہ وہ ہے جو پیغمبروں اور ان کی قوموں کے درمیان ہوتا ہے۔ انبیاء کرام اپنے پیغامات کو قوموں تک پہنچاتے ہیں اور ان سے سوالات کرتے ہیں، ان کے اعتراضات کا جواب دیتے ہیں، اور انہیں اللہ کی ہدایت کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ ان مکالمات میں انبیاء کرام اپنی قوموں کے سامنے اللہ کی تعلیمات اور اس کے احکام پیش کرتے ہیں اور ان کے سوالات کا جواب دیتے ہیں۔ ان مکالمات میں سوال و جواب کا انداز اور اطمینان کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ لوگوں کو ہدایت حاصل ہو۔ تیسری قسم کا مکالمہ وہ ہے جو افراد کے درمیان ہوتا ہے۔ قرآن میں مختلف افراد کے درمیان مکالمے کا ذکر آیا ہے، جیسے کہ حضرت موسیٰ اور فرعون کا مکالمہ، حضرت ابراہیم اور ان کی قوم کا مکالمہ، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مختلف مخالفین کا مکالمہ۔ ان مکالمات میں انسانوں کے مختلف نظریات اور عقائد کے درمیان اختلافات کو بیان کیا گیا ہے اور ان کے حل کے لیے اللہ کی ہدایت پیش کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرعون کے پاس بھیجا، جہاں ان کے درمیان مکالمہ ہوتا ہے:

﴿قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا لَنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾¹

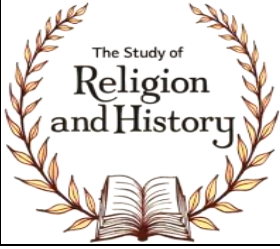
ترجمہ: فرعون بولا اور سارے جہان کا رب کیا ہے۔ موسیٰ نے فرمایا رب آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تمہیں یقین ہو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کے ساتھ مکالمہ کیا جب نمرود نے اپنے آپ کو خدا سمجھا:

﴿قَالَ بَلْ رَبُّكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَىٰ ذَلِكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ﴾²

¹ القرآن، 26/23-24

² القرآن، 21/56



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

ترجمہ: کہابلکہ تمہارا رب تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے جس نے انہیں بنایا ہے، اور میں اسی بات کا قائل ہوں۔

حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے درمیان مکالمہ اس وقت ہوا جب وہ یوسف کے بارے میں جھوٹ بول کر اپنے والد کو روتے ہوئے دکھانے کی کوشش کرتے ہیں:

﴿قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ﴾³

ترجمہ: کہا اے ہمارے باپ! بے شک ہم دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلتے چلے گئے اور ہم نے یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تو اسے کوئی بھیڑیا کھا گیا اور تو ہر گز ہمارا اعتبار کرنے والا نہیں، خواہ ہم سچے ہوں۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو زمین پر آباد کرنے کی ہدایت دی، تو اس کے ساتھ مکالمہ ہوا:

﴿فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَذَا عَدُوُّكَ ۖ وَلَوْ وَجَدَكَ فَلَا يُخْرِجُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى﴾⁴

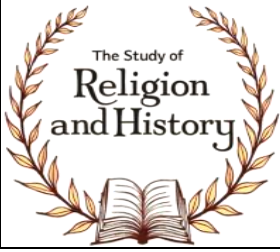
ترجمہ: تو ہم نے فرمایا اے آدم بیشک یہ تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے پھر تو مشقت میں پڑے

برل انسائیکلو پیڈیا آف قرآن ایک اہم مصدر ہے جو قرآن مجید کی مختلف تفسیروں، تعبیرات اور مسائل پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس میں قرآن کے مختلف پہلوؤں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اس میں قرآن میں مکالمے کے تصور کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔ برل انسائیکلو پیڈیا میں قرآن میں مکالمے کو مختلف مواقع پر اور مختلف افراد کے ساتھ کیے گئے گفتگو کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب قرآن کی زبان اور اس کے پیغامات کی تفصیل فراہم کرتی ہے اور اس میں مکالمے کے مختلف طریقوں کو بیان کیا گیا ہے۔ برل انسائیکلو پیڈیا آف قرآن میں مکالمے کو ایک اہم جزو کے طور پر پیش کیا گیا ہے جس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دی جاتی ہے۔ یہ مکالمہ صرف بات چیت نہیں ہے بلکہ ایک تربیتی عمل ہے جس کے ذریعے انسانوں کو اللہ کی ہدایت اور اس کی رضا کی طرف مائل کیا جاتا ہے۔ اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ مکالمے کا مقصد صرف لوگوں کو سمجھانا نہیں ہے بلکہ ان کی فکری و عقلی سطح کو بھی بلند کرنا ہے تاکہ وہ اللہ کی رضا کے راستے پر چل سکیں۔

قرآن میں مکالمے کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں اس کے اثرات پر غور کرنا ہوگا۔ قرآن میں مکالمے کا مقصد صرف بات چیت کرنا نہیں بلکہ انسانوں کو حقیقت سے روشناس کرنا ہے۔ یہ مکالمہ انسانوں کے دل و دماغ پر اثر ڈالتا ہے اور انہیں اللہ کے قریب لے آتا ہے۔ قرآن میں مکالمے کے ذریعے اللہ نے انسانوں کو یہ سکھایا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کیسے فیصلہ کریں، کیسے اپنے اخلاقی اصولوں کو بہتر بنائیں، اور کیسے دوسروں کے ساتھ تعلقات قائم کریں۔ قرآن میں مکالمے کا مقصد انسانوں کے ذہنوں میں سوالات اٹھانا اور انہیں سوچنے پر مجبور کرنا ہے۔ اس کے ذریعے انسانوں کو اپنی زندگی کی حقیقتوں کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے اور وہ اپنے موجودہ عقائد اور نظریات پر دوبارہ غور کرتے ہیں۔ اس مکالمے کا مقصد لوگوں کو ایک نیا نقطہ نظر دینا ہے تاکہ وہ اللہ کی ہدایت کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں۔

³ القرآن: 12 / 17

⁴ القرآن: 20 / 117



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

برل انسائیکلو پیڈیا آف قرآن کی روشنی میں قرآن میں مکالمے کی نوعیت اور اس کے مختلف طریقوں کا مطالعہ محدود رہا ہے۔ اس تناظر میں، قرآن میں مکالمے کے اس تصور کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ پیش کرنا ضروری ہے تاکہ ہم اس کی اہمیت، مقاصد اور اثرات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ اس تحقیق کا مقصد قرآن میں مکالمے کی مختلف اقسام، جیسے اللہ اور پیغمبروں کے درمیان، پیغمبروں اور قوموں کے درمیان، اور افراد کے درمیان مکالمے کو تفصیل سے جانچنا ہے۔ اس کے علاوہ، اس تحقیق میں برل انسائیکلو پیڈیا آف قرآن میں دی گئی تفصیلات کا تجزیہ کیا جائے گا تاکہ مکالمے کی مختلف سطحوں اور اس کے انسانی زندگی پر اثرات کو واضح کیا جاسکے۔

اہداف تحقیق

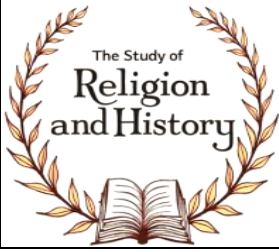
اس تحقیق میں قرآن مجید میں مکالمے کے تصور کو برل انسائیکلو پیڈیا آف قرآن کی روشنی میں تفصیل سے سمجھنا اور اس کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینا۔ قرآن میں اللہ اور پیغمبروں کے درمیان، پیغمبروں اور قوموں کے درمیان، اور افراد کے درمیان مکالمے کی اقسام اور اس کے اثرات کا تجزیہ کرنا تاکہ ان کے ذریعے ہدایت کی ترسیل کے عمل کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔ قرآن میں مکالمے کی نوعیت، اس کے مقاصد اور انسانوں کی زندگی پر اس کے اثرات کو واضح کرنا، اور اس کے ذریعے لوگوں کی فکری و روحانی سطح کو بلند کرنے کے مختلف طریقوں کا مطالعہ کرنا شامل ہے۔

برل انسائیکلو پیڈیا آف دی قرآن کی روشنی میں مکالمہ (Dialogue)

دو یا زیادہ افراد کے درمیان بات چیت۔ قرآن کی زبان میں مکالمہ ایک اہم اور اکثر پیش آنے والی خصوصیت ہے۔ دراصل، براہ راست گفتگو قرآن کی متعدد سورتوں میں غالب ہے، جبکہ بیان نسبتاً کم جگہ پاتی ہے۔ قرآن کی سورتوں کو عموماً چار ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے، جن میں سے دوسرے اور تیسرے مکہ مکرمہ کے ادوار مکالمے کے لحاظ سے خاص طور پر بھرپور ہیں۔ ابتدائی دور کی سورتوں میں مکالمے کا فقدان اس حقیقت کی وضاحت کی جاسکتی ہے کہ پورے پہلے مکہ مکرمہ کے دور میں قریش نے محمد ﷺ کے پیغام کو نظر انداز یا مذاق اڑایا۔ تاہم، جب محمد ﷺ نے پیر و کار حاصل کرنا شروع کیے اور ان کی حاکمیت کو چیلنج کیا، تو انہوں نے ان کی موجودگی کو سنجیدگی سے لیا اور اسلام کے اصولوں کے بارے میں سوالات اٹھائے اور اس کی صحت پر شبہات ظاہر کیے۔ دوسرے الفاظ میں، جیسے ہی وہ پیغمبر کے ساتھ "مکالمے" میں داخل ہوئے، ان کے سوالات اور شکایات کو قرآن میں بڑھتے ہوئے جواب دیا گیا۔⁵

قریش کی طرف سے کی جانے والی تنقید، جو دوسرے مکہ مکرمہ کے دور میں شروع ہوئی، تیسرے دور میں بھی جاری رہی، اور اس نے ان دو ادوار میں قرآن کے کثرت سے مکالمے کے استعمال کو سمجھنے میں مدد فراہم کی۔ مدنی دور میں، مکالمہ کم ہوتا گیا کیونکہ مدینہ میں اسلامی ریاست کے قیام کے بعد ایک ایسی صورت حال پیدا ہوئی جہاں مکالمے کی ضرورت کم تھی۔ اس کے نتیجے میں، بعض ادوار میں مکالمے کی عدم

⁵ عین ذہین میخاؤلف، انسائیکلو پیڈیا آف دی قرآن (نیدرلینڈز، برل، 2001ء)، 1/ 531



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

موجودگی اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے جتنی کہ اس کی موجودگی۔ قرآن کے مکالموں کو بولنے والے اور مواد کے معیار کے مطابق پانچ قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔⁶

1- سب سے عام مکالمہ غالباً وہ ہے جو ایک پیغمبر اور اس کی قوم کے درمیان ہوتا ہے: ایک پیغمبر اپنی قوم کو اپنا پیغام پیش کرتا ہے، جو عام طور پر اسے نظر انداز یا رد کر دیتی ہے۔ سورۃ الشعراء میں اس قسم کے کئی مکالمے ہیں جن میں پیغمبروں کے ساتھ گفتگو کی جاتی ہے: ابراہیم، نوح، ہود، صالح، لوط اور شعیب۔

2- قرآن کے ایک اور عام مکالمے کی مثال وہ ہے جو خدا اور پیغمبروں کے درمیان ہوتا ہے۔ یہاں، ایک پیغمبر کو ایک مشن سونپا جاتا ہے، پیغمبر خدا سے کوئی خاص درخواست کرتا ہے اور خدا جواب دیتا ہے، یا پیغمبر کو الہی اعمال کی بصیرت دی جاتی۔ مثال کے طور پر ابراہیم خدا سے پوچھتے ہیں کہ وہ مردوں کو کیسے زندہ کریں گے؛ موسیٰ خدا کو دیکھنے کی خواہش کرتے ہیں؛ اور موسیٰ، جنہیں خدا نے فرعون کے پاس بھیجا، اس خوف کا اظہار کرتے ہیں کہ فرعون انہیں قتل کر دے گا۔

3- بعض مکالمے قیامت کے دن ہوتے ہیں: جنتی اور دوزخی آپس میں بات کرتے ہیں؛ دوزخی ایک دوسرے کو لعنت کرتے ہیں؛ اور بدکار رہنما اور ان کے پیروکار آپس میں الزام تراشیاں کرتے ہیں۔

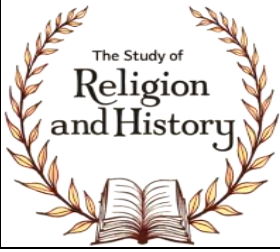
4- بعض مکالموں میں گفتگو کرنے والے ایک دوسرے سے کسی اہم معاملے پر مشورہ کرتے ہیں: یوسف کے حسد کرنے والے بھائی، یوسف کو ہلاک کرنے اور اپنے والد کی محبت اور توجہ حاصل کرنے کے طریقے پر مشورہ کرتے ہیں، جبکہ بلقیس اپنے درباریوں سے سلیمان کے خط کے جواب میں مناسب رد عمل پر مشورہ طلب کرتی ہیں۔

5- بعض مقامات پر، صرف ایک طرف کا مکالمہ بیان کیا جاتا ہے: خدا پہلے شیطان سے بات کرتا ہے، پھر آدم اور حوا سے؛ اور لقمان جو قدیم عرب کا ایک حکیم تھا، اپنے بیٹے کو نصیحت کرتا ہے۔

قرآنی مکالموں کی ساخت کی کچھ خصوصیات ہیں۔ مکالمے کے آغاز کا اشارہ دینے کے لیے ایک چھوٹا جملہ استعمال کیا جاسکتا ہے جیسے "إِذْ" یا "وَإِذْ" فعل ("یاد کرو جب ایسا اور ایسا واقعہ ہوا") جیسا کہ خدا اور فرشتوں کے درمیان آدم کی تخلیق کے وقت کا مکالمہ بیان کرتا ہے، یا بنی اسرائیل موسیٰ کے حکم پر فلسطین داخل ہونے سے انکار کرتے ہیں۔

دوسرے جملے جو یہی کام کرتے ہیں وہ ہیں "فَلَمَّا" فعل + "قَالَ" ("جب ایسا اور ایسا واقعہ پیش آیا، تو فلاں شخص نے کہا") اور "بَلْ" أَتَاكَ حَدِيثُ فَلَانٍ" ("کیا فلاں شخص کی خبر تمہیں پہنچی؟")۔ بعض اوقات ایک مکالمہ دوسرے میں مکمل طور پر ضم ہو جاتا ہے۔ جیسے خدا موسیٰ اور ہارون کو فرعون کا مقابلہ کرنے کا حکم دیتا ہے، اور خدا موسیٰ اور ہارون سے کہتا ہے کہ وہ فرعون کو یہ بتائیں کہ وہ بنی اسرائیل کو مصر سے جانے کی اجازت دے۔ اگرچہ اس آیت میں بولنے والا خدا ہے، لیکن اگلی آیت فرعون کے جواب سے شروع ہوتی ہے اور موسیٰ سے بات کرتے

⁶ عین ذہین میکاؤلف، انسائیکلو پیڈیا آف دی قرآن، 1 / 532



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

ہوئے ایک نیا مکالمہ شروع ہوتا ہے۔ یہ فرض کیا جاتا ہے کہ موسیٰ نے فرعون کے سامنے اس مطالبے کو دوبارہ دہرایا، لیکن چونکہ یہ واضح طور پر بیان نہیں کیا گیا، آیت 17 دونوں مکالموں کے درمیان ایک رابطہ فراہم کرتی ہے کیونکہ یہ دونوں کا حصہ ہے۔

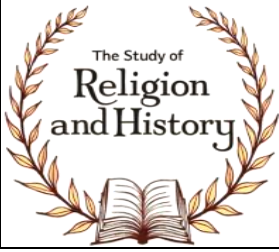
یوسف کے بھائی۔ جو ابھی بھی مصر میں ہیں۔ یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ یعقوب کو یہ خبر کیسے پہنچائیں کہ بنیامین کو مصر میں حراست میں رکھا گیا ہے۔ وہ فیصلہ کرتے ہیں کہ یعقوب کو بتایا جائے کہ بنیامین کو چوری کے جرم کی سزا کے طور پر حراست میں لے لیا گیا ہے اور قافلے کے دوسرے ارکان سے اس بات کی تصدیق کرائی جاسکتی ہے۔ چونکہ اگلی آیت میں یعقوب کی ان کے بیان پر شکوک و شبہات ظاہر کیے گئے ہیں، اس لیے یہ فرض کیا جاسکتا ہے کہ بھائیوں نے مصر سے واپسی پر مواد دوبارہ دہرایا۔ ایسے مکالمے اس کہانی کی تسلسل کو برقرار رکھتے ہیں اور دو اقتباسات کو "جوڑ" دیتے ہیں۔

یہ نکتہ مزید وضاحت کا تقاضا کرتا ہے۔ قرآن کے بیانیہ میں مکالمے کی اہمیت اس حقیقت سے جانی جاسکتی ہے کہ کچھ سورتوں میں یہ تقریباً ایک تنظیمی اصول کے طور پر کام کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، سورہ یوسف جو 111 آیات پر مشتمل ہے، مکالموں کی ایک سلسلے کے طور پر تصور کی گئی ہے: یوسف اور یعقوب؛ یوسف کے بھائی؛ بھائیوں اور یعقوب کے درمیان؛ پوتیفار کی بیوی؛ یوسف؛ یوسف، حکیم ناظر اور پوتیفار؛ پوتیفار کی بیوی، مصری خواتین اور یوسف؛ یوسف اور اس کے دو قید خانوں کے ساتھی؛ بادشاہ اور اس کے درباری؛ ساقی اور یوسف؛ بادشاہ، مصری خواتین اور پوتیفار کی بیوی؛ بادشاہ اور یوسف؛ یوسف اور اس کے بھائی؛ بھائیوں اور یعقوب کے درمیان؛ بھائیوں، یوسف کے آدمیوں اور یوسف کے درمیان؛ بھائیوں اور یعقوب کے درمیان؛ بھائیوں اور یوسف کے درمیان؛ یعقوب اور اس کے ہمسایے؛ اور بھائیوں اور یعقوب کے درمیان۔ اس طرح، مکالمے کے ذریعے کہانی کی پلاٹ کی ترقی ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ سورت کے بیانیہ حصوں میں بھی براہ راست تقریر تبصرہ، اخذ یا ایک طرفہ بات کے طور پر آتی ہے۔⁷

دوسرے اور تیسرے مکالمہ کے ادوار کی سورتوں کا تفصیلی مطالعہ قرآن کے مثنیٰ تسلسل اور ہم آہنگی قائم کرنے میں مکالمے کے کردار کو اجاگر کرے گا۔ قرآن کے مکالمے کتاب کے اہم موضوعات کو ظاہر کرتے ہیں۔ ایک موضوع کا بیان مکالمے سے پہلے یا بعد میں آسکتا ہے۔ خدا ایمان والوں کا دوست اور مددگار ہے اور انہیں اندھیروں سے روشنی میں نکالتا ہے، جبکہ "الطاغوت" (جو خدا کے خلاف بغاوت کرتے ہیں) کافروں کے دوست ہیں اور انہیں روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔ اس بیان کے بعد تین مختصر مکالمے آتے ہیں: ابراہیم اور اس کے وقت کے بادشاہ کے درمیان، جو عموماً نمرود کے طور پر شناخت کیا جاتا ہے؛ خدا اور اس آدمی کے درمیان جسے خدا نے سو سال تک مردہ رکھا اور پھر زندہ کر دیا؛ اور خدا اور ابراہیم کے درمیان۔

یہ مکالمے وضاحت فراہم کرتے ہیں کہ کس طرح ایمان والے خدا کے ذریعے اپنے ایمان میں مضبوط ہو جاتے ہیں اور کافر مزید گمراہی میں ڈوبتے ہیں "الطاغوت" کی وجہ سے۔ جہاں انتقام یا بدلے کا قانون بیان کیا گیا ہے، اس کے فوراً بعد قائل اور ہائیل کے درمیان ایک مکالمہ آتا

⁷ عین ذہین میکاولف، انسائیکلو پیڈیا آف دی قرآن، 1 / 533



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

ہے۔ سورۃ الصافات، "رنگوں میں صف بستہ" اس بات پر زور دیتی ہے کہ نبوت کا پیغام ایک ہے اور لوگ اسے فوراً تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے، اس کے ذریعے پیغمبروں اور ان کی قوموں کے درمیان متعدد مکالمے ہوتے ہیں، جہاں کئی پیغمبر ایک ہی پیغام اپنی قوموں کے سامنے پیش کرتے ہیں، جو اکثر اسے منفی رد عمل دیتے ہیں۔ قرآن یہ واضح کرتا ہے کہ پیغمبر، حالانکہ منتخب افراد ہیں، پھر بھی انسان ہیں اور وہ کسی بھی طرح کی خدائی دعویٰ نہیں کرتے اور نہ ہی انہیں خدائی حیثیت سے سمجھا جانا چاہیے۔ اس کی وضاحت کے طور پر، موسیٰ جب خدا کے حکم سے فرعون کے پاس جانے کے لیے روانہ ہوتے ہیں، تو وہ خوف اور ہچکچاہٹ کا اظہار کرتے ہیں، جو کہ کسی اور انسان کی طرح کے الفاظ ہیں۔ اسی طرح، جب فرشتے لوط کے پاس نوجوان لڑکوں کی صورت میں آتے ہیں، تو ان کی قوم انہیں یہ مطالبہ کرتی ہے کہ وہ لڑکوں کو ان کے حوالے کر دیں۔ لوط خود کو بے بس محسوس کرتے ہیں اور وہ جو درد کا اظہار کرتے ہیں، وہ کسی دوسرے انسان کی طرح ہے: "کاش میرے پاس تم سے مقابلہ کرنے کی طاقت ہوتی یا میں کسی طاقتور مدد کو طلب کر سکتا۔"

قرآن مکالمے کو کردار کی تصویر کشی کے لیے بھی استعمال کرتا ہے، جیسے کہ پیغمبروں کا کردار۔ ابراہیم اور موسیٰ کے مکالموں کا مطالعہ ان کے درمیان دلچسپ فرقوں کو ظاہر کرتا ہے۔ ابراہیم میں مذاق کرنے کی صلاحیت ہے اور وہ اپنے مخالفین پر عملی مذاق بھی کرتے ہیں۔ وہ تمام بتوں کو توڑ دیتے ہیں سوائے ایک کے، اور جب غصے میں آکر بچاری ان سے سوال کرتے ہیں، تو وہ مزاحیہ انداز میں انہیں بتاتے ہیں کہ یہ کام چیف بت کا ہے، جسے انہوں نے بچا لیا تھا: "ان سے پوچھو"، وہ بے تکی انداز میں کہتے ہیں، "کیا وہ بول سکتے ہیں؟" اس طرح وہ بے جان، طاقت سے محروم چیزوں کی پوجا کرنے کی حماقت پر طنز کرتے ہیں۔ یہ مکالمہ ابراہیم کی خصوصیت کا حامل ہے جس میں وہ اپنے مخالفین کو بحث میں شکست دینے کے لیے استعارہ اور طنز کا استعمال کرتے ہیں۔ بتوں کو تباہ کرنے سے پہلے، وہ ان کے ساتھ مذاق کرتے ہوئے ان سے سوال کرتے ہیں کہ وہ کھانا کیوں نہیں کھا رہے ہیں جو ان کے سامنے رکھا گیا ہے اور وہ کیوں نہیں بول رہے ہیں۔⁸

دوسری طرف، موسیٰ ایک سنجیدہ مزاج کے مالک ہیں اور وہ جلدی غصہ کرتے ہیں۔ جب وہ کوہ طور سے واپس آتے ہیں تو انہیں پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل نے ان کی غیر موجودگی میں مچھڑے کی پوجا شروع کر دی ہے۔ بغیر اس معاملے کی تحقیقات کیے، وہ ہارون کو ڈانٹتے ہیں کہ اس نے مچھڑے کی پوجا کو روکا کیوں نہیں۔ ہارون انہیں "میرے ماں کے بیٹے" کے الفاظ سے خطاب کرتے ہیں، جو ہارون کی عاجزی اور اپنے بھائی کے لیے محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ موسیٰ ایک سمندری سفر پر روانہ ہوتے ہیں تاکہ ایک شخص سے ملاقات کریں جسے قرآن نے خدا کے ایک خادم کے طور پر ذکر کیا ہے، لیکن روایت میں اسے خضر کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ خضر موسیٰ کو کچھ رازوں میں مبتلا کرنے والے ہیں۔ سفر کے دوران، خضر کشتی میں سوراخ کرتا ہے، ایک نوجوان کو قتل کرتا ہے اور ایک دیوار کو درست کرتا ہے۔ موسیٰ، جو اس بات کا وعدہ کرتے ہیں کہ وہ خضر کے خطاب کیے جانے تک خاموش رہیں گے، ان تمام مواقع پر خود کو روک نہیں پاتے۔ ان کے درمیان ہونے والا مکالمہ ہر بار موسیٰ کے بے چین ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔

⁸ عین ذہن میکواف، انسائیکلو پیڈیا آف دی قرآن، 1 / 533

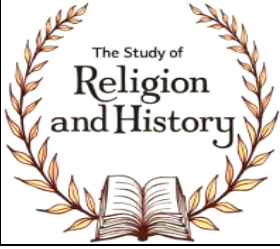
یوسف اور دوسرے کرداروں کا کردار مکالمے کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے۔ جب یوسف اپنے والد یعقوب کو اپنے خواب کے بارے میں اطلاع دیتے ہیں، تو وہ کہتے ہیں: "میرے پیارے والد، میں نے گیارہ ستارے اور سورج اور چاند دیکھے، میں نے انہیں اپنے سامنے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا!"۔ "میں نے دیکھا" (رَأَيْتُ) کا تکرار، جو یوسف کی جانب سے کچھ ہچکچاہٹ کی علامت ہے، اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ یہ یوسف کے کردار کی جھلک پیش کرتا ہے: وہ تواضع سے بھرپور ہیں اور وہ ایک ایسے خواب کو بیان کرنے میں ہچکچاتے ہیں جس میں وہ آسمانی اجسام سے تعظیم حاصل کرتے ہیں۔ ان کی ہچکچاہٹ اس بات کی بھی عکاسی کر سکتی ہے کہ انہیں پہلے ہی خواب کی تعبیر معلوم ہے اور وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر وہ خواب بیان کریں گے تو وہ بد تمیزی محسوس کر سکتے ہیں۔ صرف براہ راست گفتگو ہی اس طرح کے نازک اثرات کے ساتھ کردار کی تفصیل پیش کر سکتی ہے۔ اسی طرح، صرف مکالمے کے ذریعے ہی یہ بات سامنے آ سکتی ہے کہ یوسف نے جیل میں اپنے دو ساتھی قیدیوں کو اپنے مذہب کی طرف کس طرح راہنمائی کی: جب ساتھی اور نانباتی ان سے اپنے خواب کی تعبیر کے لیے رابطہ کرتے ہیں، تو وہ انہیں یقین دلاتے ہیں کہ بہت جلد ان کی تعبیر مل جائے گی؛ اس تاخیر کی حکمت عملی کے ذریعے، وہ انہیں اپنے توحیدی عقیدے سے آگاہ کرتے ہیں۔

مکالمہ قرآن اور قبل از اسلام عربی ادب میں فرق ظاہر کرنے والے طریقوں میں سے ایک ہے، جو بنیادی طور پر صرف شاعری کی شکل میں موجود ہے۔ قبل از اسلام عربی شاعری جو کہ فرد کے جذبات کی شدت کا اظہار ہے، میں بہت کم مکالمے کا استعمال کیا گیا ہے، جبکہ قرآن — جو سماجی عمل کا ایک پروگرام پیش کرتا ہے اور جدوجہد کے فریم ورک میں ہوتا ہے — مکالمے کے ذریعے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان عربی کے معاشرتی تعلقات کو اور مسلمانوں کی اپنی کمیونٹی کے اراکین کے درمیان تعلقات کو عکاسی کرتا ہے۔ مکالمہ لازمی طور پر تعاملاتی اور سماجی ہے، اور چونکہ قرآن کی واضح اور مضبوط سماجی جہت ہے، اس کا قرآن میں اکثر استعمال سمجھ میں آتا ہے۔ اسی وقت، مکالمے کا استعمال قرآن کو بائبل کے اسلوب کے قریب کرتا ہے، جہاں مکالمہ بہت نمایاں ہے۔⁹

تحقیقی اور تنقیدی جائزہ

قرآن میں مکالمہ ایک اہم اور جاندار جز ہے جو مختلف موضوعات اور پیغامات کو واضح کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ مکالمہ کا استعمال نہ صرف دینی اور روحانی اصولوں کو سمجھانے میں مدد کرتا ہے بلکہ قرآن کی سماجی، ثقافتی اور اخلاقی تعلیمات کو بھی ایک عملی شکل میں پیش کرتا ہے۔ مکالمہ مختلف نوعیت کا ہو سکتا ہے، جیسے پیغمبروں اور ان کی قوموں کے درمیان، اللہ اور پیغمبروں کے درمیان، قیامت کے دن جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان، اور حتیٰ کہ افراد کے درمیان بھی۔ جین ڈیمن میکاولف نے Encyclopedia of the Quran میں قرآن میں مکالمے کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔ ان کے مطابق، قرآن میں مکالمہ صرف ایک اسلوب نہیں ہے، بلکہ یہ قرآن کی تفہیم کے لیے ایک اہم آلہ ہے۔ میکاولف کے مطابق، مکالمہ قرآن میں مخصوص کرداروں کے درمیان مختلف مسائل اور عقائد پر تبادلہ خیال کرنے کا ذریعہ ہے، جو کہ انسانی تجربات اور اخلاقی فیصلوں کے حوالے سے اہم رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ خاص طور پر، مکہ اور مدینہ کے ادوار میں مکالمے کا استعمال زیادہ ہو اجاب قریش نے اسلام کے پیغام پر سوالات اٹھائے اور پیغمبر ﷺ کو چیلنج کیا۔

⁹ جین ڈیمن میکاولف، انسائیکلو پیڈیا آف دی قرآن، 1 / 534



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

مولانا مودودی نے تفہیم القرآن میں قرآن میں مکالمے کے کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ان کے مطابق، قرآن میں مکالمہ نہ صرف معلومات کی ترسیل کا ذریعہ ہے بلکہ یہ ایک عملی تعلیم ہے جس کے ذریعے اللہ کی ہدایات اور پیغامات کو انسانوں کے لیے آسانی سے سمجھایا جاتا ہے۔ مودودی کے مطابق، قرآن میں پیغمبروں اور ان کی قوموں کے درمیان مکالمے کا مقصد یہ تھا کہ وہ لوگوں کو اللہ کے پیغام کی حقیقت اور اس کی اہمیت سے آگاہ کریں۔¹⁰

ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر میں قرآن میں مکالمے کے مختلف نمونوں کی وضاحت کی ہے۔ ان کے مطابق، قرآن میں مکالمہ کا استعمال اللہ کی طرف سے انسانوں کو ہدایت دینے اور ان کے دلوں میں ایمان کی روشنی ڈالنے کے لیے کیا گیا ہے۔ ابن کثیر نے کہا کہ مکالمہ نہ صرف پیغمبروں اور اللہ کے درمیان ہوتا ہے بلکہ مختلف حالات میں انسانی شخصیتوں کے درمیان بھی مکالمے کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ انسانوں کو اپنی زندگی کے مقصد اور اخلاقی راستے کے بارے میں آگاہ کیا جاسکے۔¹¹

ابن عباس نے تفسیر ابن عباس میں قرآن کے مکالمے کو ایک اہم تدریجی عمل کے طور پر پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن میں مکالمہ مختلف سطحوں پر انسانوں کی رہنمائی کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن کی مختلف سورتوں میں پیغمبروں اور ان کی قوموں کے درمیان مکالمے کی موجودگی اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ قرآن ایک عملی کتاب ہے جو انسانوں کو ان کے اجتماعی، اخلاقی اور روحانی مسائل پر روشنی ڈالتی ہے۔ ابن عباس کے مطابق، قرآن میں مکالمہ کی نوعیت انسانوں کے ساتھ اخلاقی، اجتماعی اور عملی تعلقات کو اجاگر کرتی ہے، تاکہ وہ اپنی زندگیوں کو بہتر بنا سکیں۔¹²

ڈاکٹر محمد عبدہ نے تفسیر محمد عبدہ میں قرآن میں مکالمے کے کردار کو تسلیم کیا ہے اور کہا کہ قرآن میں مکالمہ ایک قسم کا تعلیمی اور تربیتی عمل ہے جس کے ذریعے انسانوں کو اس کے پیغامات سمجھائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدہ کے مطابق، قرآن میں مختلف مکالمے مختلف مقامات پر روحانی ہدایات، اخلاقی رویے، اور معاشرتی تعلقات کی وضاحت کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، اور ان کا مقصد انسانوں کو اللہ کی ہدایات پر عمل کرنے کی ترغیب دینا ہوتا ہے۔¹³

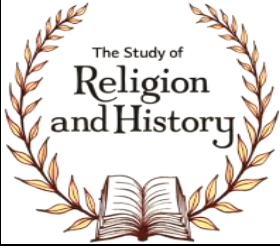
محمود شاکر نے اپنی تحقیق The Role of Dialogue in Quran میں مکالمے کی اہمیت پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ ان کے مطابق، قرآن میں مکالمہ پیغمبروں اور ان کی قوموں کے درمیان ایک وسیلہ ہے جس کے ذریعے انبیاء اپنے پیغام کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ شاکر نے کہا کہ قرآن میں مکالمہ کی خصوصیت اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ اسلام کا پیغام نہ صرف عقیدے کے اصولوں کی تفصیل ہے بلکہ یہ انسانوں

¹⁰ مولانا مودودی، تفہیم القرآن (لاہور، دارالسلام، 2001ء)، جلد 2، صفحہ 220-225

¹¹ ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر (بیروت، دار الفکر، 1997ء)، جلد 3، صفحہ 128-132

¹² ابن عباس، تفسیر ابن عباس (بیروت، دار الفکر، 1997ء)، جلد 2، صفحہ 118-120

¹³ ڈاکٹر محمد عبدہ، تفسیر محمد عبدہ (قاہرہ، دار الفکر، 1955ء)، صفحہ 95-98



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

کی اجتماعی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ان کے مطابق، قرآن میں مکالمے کا استعمال ایک دوسرے سے بات چیت، سوالات اور جوابات کے ذریعے انسانوں کو ہدایت دینے کا ایک طریقہ ہے۔¹⁴

جوزف شناخت نے اپنی کتاب Islamic Law and the Law of the Bible میں قرآن میں مکالمے کی اہمیت پر سوالات اٹھائے ہیں۔ شناخت کے مطابق، قرآن میں مکالمے کا استعمال ایک روایتی طریقہ ہے جس کا مقصد مختلف تاریخی اور سماجی پس منظر کے مطابق قرآن کے پیغامات کو بیان کرنا تھا۔ ان کے مطابق، مکالمے کا مقصد قرآن کی اصل روحانیت یا ہدایات کی تفصیل نہیں تھا، بلکہ یہ زبان کی مختلف ساختوں اور متنوع قوموں کی ثقافتوں کے اظہار کا ذریعہ تھا۔¹⁵

ایم اے کے رزوی نے تفسیر القرآن میں قرآن کے مکالمے کو اہمیت دی ہے اور کہا ہے کہ یہ مکالمے پیغمبروں کی تربیت اور رہنمائی کے طریقے ہیں جو معاشرتی تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے ضروری ہیں۔ رزوی کے مطابق، قرآن میں مکالمے کے ذریعے انسانوں کو اپنے عقائد اور اعمال کے بارے میں سوالات کرنے اور جواب دینے کا موقع دیا جاتا ہے، جس سے ان کے اندر روحانی و اخلاقی بیداری آتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قرآن میں مکالمہ انسانی تعلقات کی تفصیل فراہم کرتا ہے اور ان میں اللہ کی ہدایات کے مطابق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔¹⁶

ڈاکٹر محمد حسین نے قرآن میں مکالمہ پر تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا کہ قرآن میں مکالمے کا استعمال صرف معلومات کی ترسیل کے لیے نہیں ہوتا، بلکہ اس کا مقصد انسانوں کو ان کے اعمال کی حقیقت اور ان کے نیک یا بد نتائج سے آگاہ کرنا ہے۔ ڈاکٹر حسین کے مطابق، قرآن میں مکالمہ کے ذریعے انسانوں کو اللہ کے پیغامات پر عمل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے اور ان کے دلوں میں یقین کی چنگی پیدا ہوتی ہے۔¹⁷

ابن تیمیہ نے مجموعہ فتاویٰ میں قرآن میں مکالمے کو ایک فطری عمل کے طور پر پیش کیا ہے۔ ابن تیمیہ کے مطابق، قرآن میں مکالمہ صرف تاریخی یا سماجی پس منظر کو پیش کرنے کے لیے نہیں ہے، بلکہ یہ ایک بنیادی طریقہ ہے جس کے ذریعے اللہ نے انسانوں کے ساتھ اپنے پیغامات کی وضاحت کی۔ ان کے مطابق، قرآن میں مکالمہ انسانوں کو ہدایت دینے اور ان کی روحانی حالت کی درست سمت دکھانے کے لیے ضروری ہے۔¹⁸

جان اسپوزیٹو نے Islamic Fundamentalism and the Modern World میں قرآن میں مکالمے کے کردار پر تنقید کی ہے۔ اسپوزیٹو کے مطابق، قرآن میں مکالمے کا استعمال زیادہ تر سماجی و ثقافتی پس منظر کو ظاہر کرنے کے لیے کیا گیا ہے، اور اس کا مقصد اصل

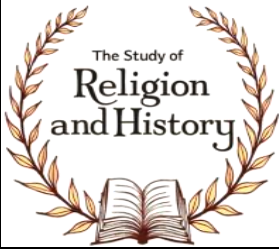
¹⁴ محمود شاکر، The Role of Dialogue in Quran (بیروت، دار الفکر، 2003ء)، صفحہ 110-113

¹⁵ جوزف شناخت، Islamic Law and the Law of the Bible (لندن، اولڈن بلائیڈ، 1963ء)، صفحہ 140-145

¹⁶ ایم اے کے رزوی، تفسیر القرآن (نئی دہلی، دار الفکر، 2001ء)، جلد 1، صفحہ 120-125

¹⁷ ڈاکٹر محمد حسین، قرآن میں مکالمہ (قاہرہ، دار الکتاب، 1998ء)، صفحہ 101-105

¹⁸ ابن تیمیہ، مجموعہ فتاویٰ (دمشق، دار الفکر، 1999ء)، جلد 3، صفحہ 210-215



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

روحانی پیغامات کو بیان کرنا نہیں تھا۔ ان کے مطابق، مکالمے کو زیادہ تر ایک روایتی اسلوب کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جس کا مقصد انسانی معاشرتی تعلقات کو سمجھنا اور قرآن کی لسانی پیچیدگیوں کو واضح کرنا تھا۔¹⁹

برنارڈ لوئیس نے The Arabs in History میں قرآن میں مکالمے کے استعمال کو غیر ضروری طور پر بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کے خلاف موقف اختیار کیا ہے۔ لوئیس کے مطابق، قرآن میں مکالمے کا استعمال انسانوں کے درمیان تعلقات کو اجاگر کرنے کے بجائے اکثر ایک تاریخی اور روایتی عمل کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ ان کے مطابق، مکالمے کا زیادہ تر مقصد ثقافتی اور سماجی پس منظر کو پیش کرنا تھا، نہ کہ روحانی اور دینی ہدایات کو واضح کرنا۔²⁰

قرآن میں مکالمے کا کردار مختلف مفکرین اور مستشرقین کے درمیان ایک بحث کا موضوع رہا ہے۔ بعض نے قرآن میں مکالمے کو اس کے پیغامات کی وضاحت کرنے کا ایک ضروری ذریعہ قرار دیا ہے، جبکہ دیگر نے اس کی اہمیت کو کم کرتے ہوئے اسے زیادہ تر ثقافتی اور سماجی عوامل کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس بحث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قرآن میں مکالمے کا استعمال نہ صرف اس کی لسانی خصوصیات کو اجاگر کرتا ہے بلکہ اس کے پیغامات اور اس کی روحانیت کو بھی وضاحت فراہم کرتا ہے۔ اس کے ذریعے انسانوں کو اخلاقی، روحانی اور سماجی رہنمائی دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

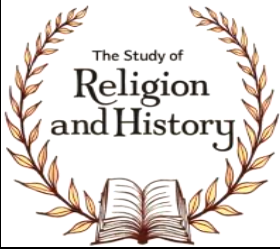
حاصل بحث

قرآن مجید میں مکالمہ ایک اہم اور نمایاں جزو ہے جو نہ صرف اس کے پیغامات کی ترسیل کا ذریعہ ہے بلکہ اس کے روحانی، سماجی اور اخلاقی تعلیمات کو بہتر طریقے سے سمجھنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ قرآن میں مکالمے کی مختلف اقسام اور اس کی نوعیت نے انسانوں کو اللہ کی ہدایت اور پیغامات پر عمل کرنے کی ترغیب دی ہے۔ قرآن میں مکالمہ کا استعمال ایک تربیتی عمل کے طور پر کیا گیا ہے، جو انسانوں کی فکری اور روحانی سطح کو بلند کرنے کا وسیلہ بنتا ہے۔ اس مکالمے کے ذریعے انسانوں کو اللہ کی ہدایت کی حقیقت اور اس کی اہمیت سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ مقالے میں قرآن میں مکالمے کی مختلف اقسام کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، جن میں پیغمبروں اور ان کی قوموں کے درمیان مکالمہ، اللہ اور پیغمبروں کے درمیان مکالمہ، قیامت کے دن جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان مکالمہ، اور افراد کے درمیان مکالمہ شامل ہیں۔ ان مکالمات کے ذریعے قرآن نہ صرف دینی تعلیمات پیش کرتا ہے بلکہ لوگوں کو اخلاقی و معاشرتی تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔ قرآن کا یہ مکالماتی انداز اس کی عالمگیریت اور ہمہ گیر ہدایت کو ظاہر کرتا ہے۔

برل انسائیکلو پیڈیا آف قرآن کی روشنی میں قرآن میں مکالمے کی اہمیت اور اس کے مختلف پہلوؤں کو واضح کیا گیا ہے۔ اس تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ قرآن میں مکالمے کا مقصد صرف بات چیت کرنا نہیں بلکہ انسانوں کو ہدایت کی راہ دکھانا ہے تاکہ وہ اپنی زندگی کو بہتر طریقے سے گزار سکیں۔ قرآن میں مکالمے کی نوعیت اور اس کے اثرات کا گہرا مطالعہ اس کے پیغامات کو بہتر طریقے سے سمجھنے میں مدد دیتا ہے اور یہ

¹⁹ جان اسپوزیو، Islamic Fundamentalism and the Modern World (نیو یارک، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 1999ء)، صفحہ 211-214

²⁰ برنارڈ لوئیس، The Arabs in History (آکسفورڈ، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2002ء)، صفحہ 120-124



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

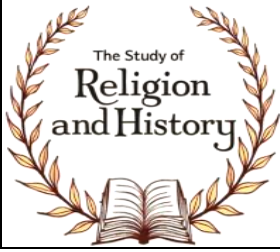
ISSN E : [3006-3337](#)

ہمیں ہماری زندگیوں میں اللہ کی رضا کی تلاش میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآن میں مکالمے کے استعمال کو مختلف مفکرین اور مفسرین نے اپنی تفسیروں میں اہمیت دی ہے۔ جین ڈیمن میکاولف، مولانا مودودی، ابن کثیر، اور دیگر مفسرین نے قرآن میں مکالمے کو ایک تربیتی عمل کے طور پر دیکھا ہے، جو لوگوں کی فکری و اخلاقی سطح کو بلند کرتا ہے۔ ان کے مطابق، قرآن میں مکالمہ نہ صرف انسانوں کو اللہ کی ہدایت کی طرف مائل کرتا ہے بلکہ ان کے معاشرتی و روحانی مسائل پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ اس تحقیق میں قرآن میں مکالمے کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن کا مکالماتی انداز نہ صرف اس کے بیانیہ کی ساخت کو بہتر بناتا ہے بلکہ یہ اس کے پیغامات کو زیادہ مؤثر اور واضح انداز میں پیش کرتا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد قرآن میں مکالمے کے تصور کو مزید بہتر طریقے سے سمجھنا اور اس کی اہمیت کو اجاگر کرنا تھا، تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں اللہ کی ہدایت کو بہتر طریقے سے نافذ کر سکیں۔

تجاویز و سفارشات

- 1- قرآن مجید میں مکالمے کے مختلف پہلوؤں اور اقسام کو مزید تفصیل سے مطالعہ کیا جائے تاکہ اس کے مختلف تنقیدی اور تربیتی اثرات کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔
- 2- قرآن میں مکالمے کے اثرات پر تحقیق کی جائے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ ان مکالمات کے ذریعے انسانی ذہنیت، اخلاقی رویے اور سماجی تعلقات میں کیا تبدیلیاں آئی ہیں۔
- 3- قرآن میں مکالموں کی ترتیب اور اس کی نوعیت پر مزید تحقیق کی جائے تاکہ یہ سمجھا جاسکے کہ قرآن میں مکالمے کی ترتیب کس طرح انسانوں کے دل و دماغ پر اثر ڈالتی ہے اور اسے ہدایت کی طرف مائل کرتی ہے۔
- 4- قرآن کی مختلف سورتوں میں مکالمے کے استعارے اور علامتی زبان پر تحقیق کی جائے تاکہ ان کے ذریعے چھپی ہوئی معانی کو بہتر طور پر دریافت کیا جاسکے۔
- 5- قرآن میں مکالمے کے ذریعے معاشرتی مسائل اور اخلاقی رویوں کی درستگی پر تحقیق کی جائے تاکہ ان مکالمات کو معاشرتی اصلاحات اور انسانوں کے باہمی تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے استعمال کیا جاسکے۔
- 6- قرآن میں مکالمے پر مختلف مفکرین کی آراء اور تفسیروں کا موازنہ کیا جائے تاکہ ان کی مختلف تفسیریں اور زاویے ہم آہنگ ہو کر ایک جامع فہم تک پہنچا سکیں۔
- 7- قرآن کے مکالمے کو موجودہ تعلیم و تربیت کے نظام میں شامل کیا جائے تاکہ افراد کو اخلاقی اور روحانی طور پر بہتر بنایا جاسکے اور قرآن کے پیغامات کو عملی طور پر سمجھا جاسکے۔
- 8- قرآن میں مکالمے کو حکومتی پالیسیوں اور پروگراموں میں شامل کیا جائے تاکہ مختلف برادریوں کے درمیان بہتر رابطہ اور تعاون قائم ہو سکے اور مشترکہ مسائل کو حل کرنے کے لیے مثبت مکالمہ ممکن ہو سکے۔

حوالہ جات



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

1. القرآن
2. ابن تیمیہ، مجموعہ فتاویٰ (دمشق، دارالفکر، 1999ء)
3. ابن عباس، تفسیر ابن عباس (بیروت، دارالفکر، 1997ء)
4. ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر (بیروت، دارالفکر، 1997ء)
5. ایم اے کے رزوی، تفسیر القرآن (نئی دہلی، دارالفکر، 2001ء)
6. برنارڈ لوئیس، The Arabs in History (آکسفورڈ، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2002ء)
7. جان اسپوزیٹو، Islamic Fundamentalism and the Modern World (نیویارک، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 1999ء)
8. جوزف شناخت، Islamic Law and the Law of the Bible (لندن، اولڈن بلیڈ، 1963ء)
9. جین ڈیمن میکاولف، انسائیکلو پیڈیا آف دی قرآن (نیدرلینڈز، برل، 2001ء)
10. ڈاکٹر محمد حسین، قرآن میں مکالمہ (قاہرہ، دارالکتب، 1998ء)
11. ڈاکٹر محمد عبدہ، تفسیر محمد عبدہ (قاہرہ، دارالفکر، 1955ء)
12. محمود شاکر، The Role of Dialogue in Quran (بیروت، دارالفکر، 2003ء)
13. مولانا مودودی، تفہیم القرآن (لاہور، دارالسلام، 2001ء)